

# نقشِ اغان

## ملکی تاریخ کا نازک ترین مرحلہ

### نسبی قیادت، ذمہ داریاں اور فرائض

انتخابات ۸۸ رکاوٹوں پر بھی اپنی ساری ہنگامہ خیز یوں کے ساتھ کسی نہ کسی طرح گزر گیا۔ تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ چوتھے انتخابات ہیں جن میں عوام کو بائیں لائے کی بنیاد پر براہ راست اپنے نمائندے منتخب کرنے کا موقع ملا۔ دسمبر ۱۹۷۰ء کے پہلے انتخابات نے ملک کو شکست و ریخت اور شرمناک ہزیمت سے دوچار کر دیا اور قوم کی عزت نفس کو بری طرح مجروح کیا۔ مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات نے عوام کو آزادانہ فیصلے کے حق سے محروم کر کے اپنا جعلی فیصلہ مسدود کرنا چاہا اور تحریکِ نظامِ مصطفیٰ کی صورت میں ایک ایسا طوفانی رد عمل ابھارا جس نے فراڈ اور دھوکہ پر مبنی انتخابی نتائج کو آمریت کے منہ پر دے مارا اور آمر مطلق کو اقتدار کی مضبوط کرسی سے اٹھا کر پھانسی کی کوٹھڑی میں پہنچا دیا۔ فروری ۸۵ء میں منعقد ہونے والے انتخابات کو مارچ ۷۷ء کے ناتمام اور غیر سوثر انتخابات کی جزوی تکمیل قرار دیا جاسکتا ہے۔

اور اب بحمد اللہ ملک میں جمہوری اداروں کی تشکیل، منتخب حکومت کو اقتدار کی منتقلی اور سیاسی قیادت کے فقدان کے پیش نظر ملک کو درپیش بحران سے نکلنے کے لئے بالآخر ۱۶ اور ۱۹ نومبر کو عام انتخابات کے انعقاد کا مرحلہ بھی امن اور سلامتی کے ساتھ طے ہو گیا۔ حکومت بجا طور پر ان پُرامن، آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات پر فخر کر سکتی ہے جو التوا کی افواہوں، بعض عناصر کی طرف سے بائیکاٹ کی دھمکیوں، زیر زمین تخریبی سرگرمیوں، بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی منفی پروپاگنڈہ ہم، اور مختلف نوعیت کے شکوک و شبہات کی دھند میں اس مہارت اور خوب صورتی سے منعقد کئے گئے کہ پوری دنیا ششدر رہ گئی اور اب قومی و بین الاقوامی سطح پر ہر طرف سے داد و تحسین کا سلسلہ جاری ہے۔

○ تاہم اس موقع پر سیاسی جماعتوں کے رہنمائے منتخب ہونے والے قائدین، قومی اور ملی اور سیاسی قائدین ذرا بھی سوچنے کی زحمت گوارا کرتے کہ انتخابی بحران کے ان ایام میں سیاسی امیدواروں اور کارکنوں نے

اس قدر بے دردی اور بے فکری سے شرافت، دیانت اور اسلامی و اخلاقی اقدار کو حد درجہ ناخدا ترسانہ جسارت کے ساتھ پاؤں تلے روندنا، جھوٹ، بے بنیاد الزامات، ناپاک بہتان تراشیاں، حریفوں کی تذلیل کی ناپاک کوششیں، منہ تو مسخر، غیبت و بدگوئی، گالی گلوچ، اور پرفریب پروپے گنڈے، غرض فتنہ و فساد کا وہ کونسا پہلو ہے جسے اختیار کیا گیا ہو بعض جگہ تو سادہ لوح اور جاہل عوام کے جذبات سے کھیل کر ان کے مقتداؤں اور دینی رہنماؤں کی پگڑیاں اچھلنے کو کارثواب سمجھا گیا۔ لاکھوں کی رشوتیں چلیں، ضمیر، ایمان اور انسان کی خرید و فروخت ہوتی رہی۔ جن لوگوں نے کبھی خدا کی راہ میں ایک پیسہ تک نہ دیا اور نہ کسی روز غریبوں اور مسکینوں کے کام آئے انتخابات میں بڑے سیلاب اور دریادلی کا وہ نمونہ پیش کیا کہ حاتم کی روح بھی شرمائی۔ یہاں محبت، لاپٹ، دھونس اور دھمکی کے وہ جہاں ظلم اور جبر کے بغیر کام بننا نظر نہ آیا وہاں اس حربہ سے بھی نہ چوکا گیا۔ بعض حلقوں میں تو ایکشن اور خباثت کے عنوان سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بدتمیزی، خدا فراموشی اور معصیت کوشی کا ایک سیلاب اڑ آیا ہو۔ رفت اور اخلاق کے خلاف بغاوت کی ایک آندھی تھی جو "ظلمات بعضا فوق بعض" کا منظر پیش کر رہی تھی۔ بہت بھی اپنے بنائے ہوئے بعض ضابطوں اور اصولوں پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہی۔ انتخابی اخراجات کے لئے سرگردہ حدیں بری طرح پامال ہوئیں بعض نشستوں پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے اور مقابلہ افراد کی صلاحیتوں کا اور سرمایہ کا زیادہ ہوا اور سیاست گویا جنس تجارت بن کر رہ گئی۔

امیدواروں کی اہمیت سے متعلق شرائط کا کوئی اہتمام نہ ہو سکا اور اس سلسلہ میں کھلی چھوٹ دے کر پرانی رپہ واپس پہنچا دیا گیا اور اب الیکشن کا ہنگامہ اگرچہ ختم ہو چکا لیکن ملکی باشندوں خصوصاً ہمارے نوجوانوں کے دل پر اس نے جو مستقل اثرات چھوڑے ہیں اور قومی و ملی سیاست کی راہ میں حسب ضرورت دین و اخلاق کی لکے میکیا ولی اصول کو جو مسلمہ پالیسی کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کے دردمندوں اور اخلاق کی قدر و قیمت پہچاننے والوں کے لئے یہ وقت کا نہایت اہم اور قابل غور مسئلہ ہے۔ کاش کامیاب ہو، سیاسی جماعتیں، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبر اور مذہبی و دینی جماعتوں کے عائدین اور نئی تشکیل پانے، حکومت کو یہ سوچنے کا موقع بھی مل جائے کہ جتنی کوششیں انتخابات کے انعقاد پھر اس کی کنونینگ اور میں کی گئی ہیں اگر ملکی سالمیت، قومی استحکام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان بیوں سے پاک و صاف کرنے کے لئے اتنی ہی کوششوں اور ایفائے عہد کا عزم بالجزم کر لیا جائے تو شاید کفارہ ایک صورت اور عند اللہ مسئولیت کا ایک معقول مدبرین سکے۔

۲۔ اس انتخابی مہم میں دوسری جو تکلیف دہ چیز اس دور میں سب سے زیادہ ابھر کر سامنے آئی ہے۔ جو نتائج کے لحاظ سے ملک اور قوم کے لئے حد درجہ مضر و تباہ کن ہے وہ قول و عمل کے تضاد اور

اور نفاق کی حیرت انگیز مثالیں ہیں۔ ایسے لوگ جو قطعی طور پر دین سے بے بہرہ ہیں دینی احکام کے کھلے باغی اور  
پس پرائیویٹ جاس میں دینی شعائر کا مذاق اڑانے والے ہیں وہ عملاً خود کو تحفظ دینے کے لئے دین اسلام سے  
جست اور غریبوں سے ہمدردی کا رونا روتے رہے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن تدبیر و تیز ویر اختیار کرتے رہے۔  
ملکی دفاع، سالمیت اور استحکام کے گیت گاتے رہے مگر عملاً مظلوم اسلام کے تحفظ اور ملکی سالمیت پر یقین تو کجا؟  
سوشلزم کی علمبرداری، مارکس سے وفاداری اور دین اسلام کی پاسداری کا یہ عالم کہ خود اور اپنی اولاد کو بھی قرآنی  
اور اسلامی تعلیم سے دور رکھا۔ نظریاتی اور سیاسی وابستگیوں اور اپنے کردار و اعمال سے قرآنی حدود کو توڑتے  
اور سوشلسٹوں سے تعلق خاطر اور گورباچوف سے عہد و وفا کے رشتے جوڑتے رہے۔ ظاہر و باطن اور قول و عمل  
کا نقشہ کچھ یوں نکلا۔

جفا کرتے بھی ہیں عذر جفا لائے بھی جاتے ہیں  
بہو پیتے ہیں جاتے ہیں قسم کھاتے بھی جاتے ہیں  
مزدے سے بھی جارہے ہیں جانبِ مقتل  
نفس ہی دے جاتے ہیں سمجھاتے بھی جاتے ہیں

قومی رہنمائی کے دعوے داروں کی یہ روش ہرگز فلاح و ارتقاء کی روش نہیں بلکہ یہ غلط اور سرسرا غلط راستہ  
ہے کاشیں اگرتے سے پہلے آنکھیں کھل جائیں کہ وہ تباہی کے کس قدر عمیق و مہیب غار کی طرف رواں دواں ہیں  
وقت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ انسان بنو  
زندہ رہنے کے لئے اب تو مسلمان بنو

○ مگر کاجیڈا ایکشن اور اس کے نتیجے میں تشکیل پانے والی نئی حکومت جن نازک حالات میں زمام اقتدار سنبھال  
رہی ہے۔ ملک کی تباہی کچھ نہیں اس سے قبل اس کی نظیر نہیں ملتی۔ روس کے بری بحری اور فضائی افواج کے سربراہوں  
کی زہلی میں بھارتی فوجی افسروں سے مشاورت، گورباچوف کا حالیہ دورہ بھارت، افغانستان سے روسی فوجوں  
کی واپسی اور افغانی عمل کا تعطل مستقبل کے خطرناک مگر غیر مبہم مضمرات ہیں جن کے تیور پڑھ کر مستقبل کا اندازہ  
لگانا کوئی مشکل نہیں، اب سوچا یہ جارہا ہے کہ اگر روس، بھارت اور اسرائیل اور دوسری پاکستان دشمن قوتیں  
اپنی کسی سازش کو بروئے کار لانا چاہیں تو انہیں اندرون ملک کس کس کی مدد حاصل ہو سکے گی؟ بھارتی راہ  
روسی کے جی بی، افغان خاد، اسرائیلی موساد یا امریکی سی آئی اے اس قسم کے منصوبوں کی تشکیل کے لئے ہزاروں  
تربیت یافتہ کارکنوں کا وسیع جال پہلے سے ملک میں پھیل چکے ہیں جن کے رابطے پولیس، دفتر خارجہ، وزارت  
دفاع، اور دیگر محکموں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ قوم کو مجموعی طور پر یہاں بھارت کے راجیو، روس کے گورباچوف

اہل کے نجیب اللہ اور اسرائیل کے شمعون کے چہیتوں کو پہچاننا اور بے نقاب کرنا ہو گا۔ اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ بین الاقوامی سازشوں کی تکمیل میں بنیادی کردار داخلی عناصر ادا کرتے ہیں۔ سقوط اندلس ہو یا زوال بغداد، خلافت عثمانیہ کی تباہی ہو یا مغلیہ سلطنت کا خاتمہ، سراج الدولہ کی شکست ہو یا ٹیپو سلطان کی ناکامی، سقوط مشرقی پاکستان ہو یا افغانستان میں روسی فوجوں کی آمد ان میں کوئی نسا واقعہ ہے جس میں بیرونی طاقتوں نے اپنے زر خرید مقامی ایجنٹوں کی مدد کے بغیر کوئی سازش مکمل کی ہو۔ اگر اپنے غداری نہ کرتے تو آزادی فلسطین کا پختہ عزم رکھنے اور تیل کی دھار کو تلوار کی دھار سے زیادہ کاٹ دار ثابت کرنے والے فیصل کو امریکی اور اسرائیلی یہودی کس طرح اپنا نشانہ بناتے اور اتحاد ملت اسلامیہ کے نقیب دشمنان پاکستان و ارض فلسطین و افغانستان کے سب سے بڑے حریف اور روس جیسی سپر طاقت کو شکست سے دوچار کر دینے والے جہاد افغانستان کے زبردست حامی اور وکیل صدر جنرل ضیاء الحق اور مجاہدین افغانستان کو فتح کی منزل سے ہٹا کر کرنے والی پاک فوج کے منتخب معاونین کی پوری ٹیم کو بہاولپور میں کیمیاوی گیس کے ذریعہ تاراج نہ کیا جاتا۔

انتخابات کا مرحلہ آیا تو بین الاقوامی پریس (جس پر یہودی لابی کا تسلط ہے) اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ، امامیہ کونسل، مرزائی، آغا خانی اور لادین قوتیں سب کی سب ایک پارٹی کے گرد اس طرح گھومنے لگیں جس طرح سائیکل کے پہیہ میں ایکسل کی ساری تیلیاں اس سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں اور پہیہ اس کے سہارے گھومتا رہتا ہے۔ جس کے نتیجے میں پاکستان دشمن قوتوں کے مسلط کردہ ایک فاشسٹ گروہ کے غلبہ اور اس کی اکثریت سے کامیابی کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

نئی سیاسی قیادت خواہ وہ حزب اقتدار میں ہو یا حزب اختلاف میں، سیاسی جماعتوں کے قائدین ہوں یا عام ورکر، قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبر ہوں یا صوبائی حکومتیں اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبر، وہی جماعتوں کے رہنما ہوں یا عام مذہبی تنظیموں کے سربراہ، سب کو ملک اور اس کے گروپش کے حالات پر گہری نظر رکھنی چاہیے اور اگر توفیق ایزدی شامل حال ہو تو اباب بصیرت برصغیر کی موجودہ سیاسی صورت حال کی نبض پر ہاتھ رکھ کر ملکی سالمیت کے تحفظ اور نفاذ شریعت کے کام کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔

○ قومی زندگی کے اس نازک مرحلے پر مملکت پاکستان، ملکی سرحدات اور بین الاقوامی سازشوں کے کچھ واضح خاکے اور باب بست و کشاد اور سیاسی قائدین کے سامنے رکھ دئے جاتے ہیں تاکہ ان کی روشنی میں مشتبہ قوتوں کی تلاش و نگہانی، مجرموں کی نشان دہی، قاتلوں کی نقاب درسی، اور ان کی مضبوط گرفت و تعزیر کا اہتمام کیا جاسکے تاکہ ملک کو باطنی کے کسی بھی سانحے کے مقابلہ میں مستقبل کے سب سے بڑے اور تباہ کن سانحے سے محفوظ رکھا جاسکے۔

۱۔ روس اپنے ماہی کے فتوحات، غلبہ اور سپر قوت ہونے کے باوجود، جہاد افغانستان میں پاکستان کے برحق

موقف اور جرات مندانہ کردار سے پوری دنیا میں بری طرح ذلیل اور رسوا ہوا اور سپہ طاقت ہونے کی حیثیت سے اس کا وقار اور ساکھ تباہ ہوئی۔ اور اب وہ زخم چاٹتا ہوا شدید احساس شکست کے ساتھ افغانستان سے رخصت ہو رہا ہے۔

۲۔ اسرائیل اور شمعون کی سرپرستی و قیادت میں کام کرنے والی امریکی اور یہودی لابی جو پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی روکنے، اقتصادی امداد بند کرانے، کہوٹہ پلانٹ معاہدہ کے لئے کھلوانے بلکہ اسے تباہ کرنے کی مسلسل سازش کرتی رہی اور کر رہی ہے اس کی ایجنٹ قوتیں ماسکو اور وٹلی کے سرمایہ سے ملک میں انتخابی مہم چلاتی رہیں اور اب ایوان اقتدار میں اپنے ولی نعمت کی پالیسیوں کی تکمیل کے لئے جال بہرنگ زمین بچھانے میں مصروف ہیں۔

۳۔ بھارت جو گزشتہ گیارہ سال تک دانت پیستا اور اپنے جارحانہ عزائم خاک میں ملتے دیکھتا رہا۔ جو پاکستان کے مقابلے میں دس گنا بڑا ملک ہونے کے باوجود بین الاقوامی سطح پر اس کے سامنے یونانیچہ نظر آنے لگا اور پاکستانی قیادت کے سامنے راجیوجی کی حیثیت بالکل بدخوردارانہ ہو کر رہ گئی تھی۔

۴۔ پنجاب کا حالیہ سیلاب موسمی حالات کا نہیں بھارت کی سازش کا نتیجہ تھا۔ بھارت پاکستان پر راجھستان کی طرف سے حملے کی تیاریاں کر رہا ہے اور جدید ترین اسلحہ کے ساتھ اپنی افواج کو پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر رہا ہے بھارتی ماہرین نے ہمالیہ کلشیر کو گچھلا کر اس موقع پر پنجاب کو غرق آب کرنے کی رپورٹ کی ہے اور اصل منصوبہ یہ ہے کہ جب سندھ پر راجھستان کی جانب سے حملہ کیا جائے تو ایک بار پھر اس سے زیادہ بڑے پہلے پر پنجاب کو سیلاب کی آفت میں مبتلا کر دیا جائے تاکہ پنجاب سے افواج کی نقل و حرکت ممکن نہ رہے۔

۵۔ پاکستان کی وہ لادین، اشتراکی، سوشلسٹ اور فاشسٹ قوتیں جو اس ملک کی نظریاتی اساس کو تبدیل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی رہیں جو علما حتیٰ کی تحریک نفاذ شریعت، پارلمینٹ میں شریعت بل کے منظور کرانے کی مساعی، اسلامی احکام و قوانین کو آئینی تحفظ دلانے کی کوششیں اور ان کی نظریاتی اور فکری قیادت سے سخت پریشان تھیں اور ان کا راستہ روکنے بلکہ ان سے نجات پانے کی مسلسل جدوجہد کرتی رہیں حالیہ انتخابات میں ایک مضبوط اور موثر قوت بن کر ابھری ہیں اور تاحنوزان کے عوام میں سرموفق بھی ظاہر نہ ہو سکا۔

۶۔ وہ تمام مذہبی اقلیتیں جو نفاذ شریعت، غلبہ دین، اخلاق اور شرافت، اخلاص اسلامی نظام اور دین پسندوں کی بالادستی نہیں چاہتیں، مسلسل برسر اقتدار آنے کی راہیں تلاش کرتی رہی ہیں۔ مرزائیوں اور آغا خانیوں نے تو پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے ٹکڑے کر دیے پاؤں ایوان اقتدار کی طرف بڑھنے کی بھرپور کوششوں میں کوئی دقیقہ بھی فرو گذاشت نہیں ہونے دیا۔

۷۔ سندھ، سرحد اور بلوچستان میں وہ علیحدگی پسند علاقائی اور لسانی تنظیمیں جو قومی نقطہ نظر سے عاری اور

محدود مفادات کی اسیر ہیں اور مختلف قومی اور علاقائی نعرے لگا کر علیحدہ سیاسی وجود بلکہ بھارت سے الحاق روس کو در آنے کی دعوت، سرخ انقلاب کے ترانے اور اپنے علیحدہ جداگانہ قومی شخص کو ابھارنے اور وسیع تر قومی اور ملی وجود کو بکھیرنے کی راہ پر گامزن ہیں موجودہ حالات میں ان کی زیر زمین سرگرمیوں اور لاطوں و رشتوں سے اغماض، چشم پوشی اور مصالحت کوئی قومی سالمیت اور ملکی مفاد میں ہرگز مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔

۸۔ بعض نا عاقبت اندیش سیاستدانوں کا رویہ اور طریق وارداست بھی حد درجہ جارحانہ سے جن کا کل سرمایہ علم و فضل اور اثاثہ شعور و بصیرت محض پرانی رٹی رٹائی باتوں کا دہرا، اعلیٰ اور دینی قوتوں اور اہل علم کی پگڑیاں اچھالنا اور داییں بائیں یا پشت پر کھڑے ہوتے دشمنانِ دین و وطن کی سرگرمیوں سے یکسر غافل رہنا بلکہ ان کی راہ ہموار کرنا ہے۔

۹۔ یہودی لابی کا انتخابات کے دوران اور انتخابات کے بعد تاہنوز پروپے گنڈہ کا جو کردار سامنے آیا سب جانتے ہیں کہ اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ اب کابل کے نجیب اللہ کی طرح یہاں بھی ایک ایسی حکومت قائم ہو جائے جو بھارت، روس اور اسرائیل کے مفادات اور یہودیوں کے عزائم کی تکمیل کا ذریعہ بن سکے۔

ایسے حالات میں اگر پارلیمنٹ میں نمائندہ دینی قوتوں، پاکستان کے باشعور شہریوں اور وطن عزیز کے اصل محافظوں یعنی جمہور مسلمانوں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں تو پھر وطن دشمن اور غیر ملکی ایجنٹ اپنی سازشوں میں کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ اگر دینی جماعتوں اور ملک کے نظریاتی اساس پر یقین رکھنے والی سیاسی پارٹیوں کے ذمہ داروں نے بیداری، سوچ بوجھ، باہمی اعتماد و اتحاد اور نفاذِ شریعت کے عمل میں اخلاص کا مظاہرہ کیا تو ملک میں تخریب کاری کرنے والی قوتوں پر سرمایہ کاری کرنے والی بیرونی طاقتوں کا سارا کھیل بھی خاک میں مل جائے گا۔

○ اس وقت ملک کی سیاسی قیادت کے سامنے پاکستان کی سالمیت و تحفظ، اس کے بقا اور اس کی نظریاتی اساس کی حفاظت کے پیش نظر چھ بنیادی مسائل درپیش ہیں۔

(۱) ملک میں اسلامی قانون کی مکمل بالادستی، بھارت کے جارحانہ عزائم سے اس کا دفاع (ج) بھارت کی بالادستی قبول کرنے سے انکار اور اپنی مساوی حیثیت برقرار رکھنے کی پوری جدوجہد (د) افغانستان کے راستے روسی جارحیت کا مکمل سد باب (ہ) اسرائیل و امریکہ کے یہودیوں کی سازش سے کہوٹہ کی ایٹمی تنصیبات کا تحفظ (و) اور غیر وابستہ خارجی پالیسی۔

جن لوگوں نے پاکستان دشمن قوتوں کی سرپرستی، حمایت، سرمایہ، اسلحہ تنظیم و تربیت نیز تخریب کاری کے بل بوتے پر اپنی انتخابی مہم اور پارٹی سیاست چلائی ہو تو ایسوں کے ایوانِ اقتدار میں پہنچنے کی صورت میں ان سے پاکستان کے دفاع کی توقع بحث ہے۔ ایسے خطرناک ہاتھوں کا باندھنا اور ان کے مذموم مقاصد و عزائم میں

سید سکندری بن کر قومی مفادات اور ملکی سالمیت کے تحفظ و بقا کی جنگ لڑنا تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ اسلام کی اساس پر قائم ہونے والی مملکت عزیز کو، قرآن و سنت کی بالادستی اور نفاذ شریعت کے جاری عمل کو، ایٹمی تنصیبات کے وجود کو، افغانستان میں جاری جہاد کو، اور سب سے بڑھ کر بھارت، روس، اسرائیل اور امریکی یہودیوں اور افغان کمیونسٹوں کے گماشتوں کے ہاتھوں اپنی آزادی، اپنی عافیت اور ملکی سالمیت کو پاکستان کی نظریاتی اساس پر یقین رکھنے والے جمہور مسلمان ہی بچا سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ حالات کی اس قدر سنگینی اور نزاکت کی اہمیت کا سب کو احساس بھی ہو۔

○ گذشتہ انتخاب کی طرح اس مرتبہ بھی جمعیت علماء اسلام سمیت ملک بھر کی تمام دینی جماعتیں مجموعی طور پر قومی اسمبلی کی ۱۹، ۲۰ نشستوں سے زیادہ حاصل نہ کر سکیں جو ایک جمہوری اور اکثریتی قوت بن کر پارلیمنٹ میں اکثریتی جماعت کا کردار نہیں ادا کر سکیں گی۔ اس سلسلہ میں بعض ذہنوں میں عجیب و غریب غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں اور بعض حلقوں میں نامیدی اور مایوسی بھی محسوس کی جا رہی ہے۔ ہم اسے تحریک نفاذ شریعت کے کارکنوں ہمدردوں اور اس کے بھی خواہوں اور خود اس ملک پر خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان سمجھتے ہیں کہ مادہ پرستی کے اس دور میں، جب انسانوں کو حرص و ہوس، علاقائی اور نسلی و لسانی تعصبات اور دنیوی اغراض نے بالکل اندھا کر رکھا ہے۔ کچھ لوگ اپنی کوتاہیوں کے باوجود اللہ کے دین کو سر بلند کرنے کے لئے میدان میں نکلے ہیں اور وہ اس مقدس فرض کی بجا آوری کے لئے وقت اور مال اور اپنی جسمانی اور دماغی صلاحیتیں صرف کر رہے ہیں۔ حالاں کہ ان کے اپنے بھائی بندان کی آنکھوں کے سامنے جاہلیت کے نعرے لگانے اور مادی مفادات سمیٹنے میں مصروف ہیں جب اسلامی انقلاب اور غلبہ دین کا کام کرنے والی دینی قوتوں کا نصب العین وہی ہے جو اسلام کا ہے ان کا طریق کار بھی وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام اور صلحاء امت نے اس کی ترویج کے لئے اختیار کیا ہے۔ تو اس پر وہ جس قدر بھی اللہ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ انہوں نے ایک ایسا مشن اپنے ذمہ لیا ہے جس کے لئے قادر مطلق نے انسانیت کے بہترین افراد کو منتخب فرمایا۔ اس ایک حقیقت کے احساس ہی سے بارگاہ الہی میں جینیں تشکر سے جھک جانی چاہئیں کہ کہاں ہم جیسے عاصی اور گناہ کار بندے اور کہاں یہ عظیم اور مقدس کام ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

○ یہ احساس اپنی جگہ درست اور صحیح ہے مگر یاد رہے کہ غلبہ اسلام اور نفاذ شریعت کی مہم، متعدد اچھے کاموں میں سے محض ایک اچھا کام، یا اچھے مقاصد میں سے محض ایک مقصد نہیں جیسا کہ عام مسلمانوں نے یہی سمجھ رکھا ہے بلکہ یہ تو ایک مسلمان کی زندگی کی غایت الغایات ہے اور باقی سارے کام اسی ایک کام کے تابع ہیں۔ معاشرتی اور خاندانی روابط، معاشی جدوجہد، سیاسی سرگرمیاں، سیرت سازی اور اخلاقی تربیت کے مختلف پروگرام سب اسی ایک مقصد کے حصول کے ذرائع ہیں۔ یہی ایک محبت اور یہی ایک آرزو جو مسلمانوں کے دلوں کے

اندر جنون پیدا کر دے۔ مسلمان دنیا کی ساری دُپسپیوں سے بے نیاز ہو کر، سارے مفادات کو ٹھکرا کر اور ساری غافلتوں اور غیصمتوں کو برداشت کرتے ہوئے ایک ہی دھن میں لگے رہیں کہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط أَمْرٌ أَنْ لَا تَعْبُدَ إِلَّا إِيَّاهُ ط ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

بادشahi خدا ہی کی ہے اس کا ارشاد ہے کہ  
اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو یہی ہے سیدھا

سچا دین۔

یوسف - ۴۰

یہ نصب العین ہر لحاظ سے بڑا مقدس اور مبارک ہے مگر کام جس جوش اور ولولے، جس یکسوئی اور انہماک، جس اخلاص اور دلسوزی کا متقاضی ہے۔ وہ ابھی تک چند مستثنیات کو چھوڑ کر عام افراد میں پیدا نہیں ہو سکا۔ جو اس کام کی فکر کو دوسرے تمام افکار پر پوری طرح غالب کر دیں۔ کوئی تحریک محض مقدس آرزوؤں اور نیک تمناؤں سے تو آگے نہیں بڑھ سکتی اس کے لئے صبر و ثبات کے ساتھ محنت، خلوص کے ساتھ مالی ایثار اور عزم و بہمت اور حکمت و دانائی کے ساتھ بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے سب کا یہ فرض ہے کہ وہ دین کے ساتھ اپنا تعلق خاطر زیادہ سے زیادہ بڑھائیں یہ ایک بنیادی فرض ہے جو مسلمان کی حیثیت سے سب پر عائد ہوتا ہے۔ دینی فریضہ محض ووٹ دینے اور پارلیمنٹ میں علماء کو بھیجنے سے ادا نہیں ہوتا یہ ووٹ ڈالنا تو دینی محاذ پر متعدد کاموں اور ذمہ داریوں میں سے محض ایک کام اور ذمہ داری تھی دین کا تقاضا تو اس سے کہیں زیادہ ہے وہ تو ایک مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَا أُقْرِبُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُفَوِّتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۖ

آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری (ساری) عبادتیں اور میری زندگی اور میری موت (سب) جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لئے ہیں کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا

(انعام ۱۶۳، ۱۶۴)

مقصود یہ ہے کہ انسان حیات مستعار کے جتنے لمحے بھی بسر کرے وہ سارے خدا کے دین کی خدمت اور اس کی چاکری کے لئے وقف ہوں اور موت اس مقدس فرض کی ادائیگی میں آئے۔

اسلامی انقلاب صرف یہ نہیں کہ پارلیمنٹ میں زیادہ سے زیادہ اکثریت حاصل کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا جائے بلکہ اسلامی انقلاب درحقیقت نام ہے اس مخلصانہ سعی اور جدوجہد کا، جو اجتماعی زندگی میں عبودیت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کی جاتی ہے جس طرح پٹرول کے بغیر گاڑی اپنے تمام آلات اور کل پرزے رکھنے کے باوجود ایک انسج بھی نہیں چل سکتی بالکل اسی طرح اپنی ذات، اپنے خواہشات اور اپنی اپنی حیثیت کی اجتماعی زندگی میں غلبہ اسلام اور اللہ سے تعلق استوار کے لئے بغیر نفاذ شریعت کی تحریک ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ

سکے گی۔ جب معاشرہ کا ہر فرد دل کی گہرائیوں میں عبودیت کے گہرے احساسات اور ترویجِ شریعت کے جذبات پالنا شروع کر دے تب وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو بھی اللہ کے ایک مخلص بندے کی حیثیت سے بھرپور طریقے سے سرانجام دے سکے گا۔ اور قنوتِ تعداد کے باوجود

کَمُ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً  
بَارِبًا چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے  
کَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ (بقہ ۲۴۹) حکم سے غالب آگئی ہیں۔

کے قرآنی اور واقعاتی مظاہر اپنے سامنے پائے گا۔ تحریکِ نفاذِ شریعت کے کارکنوں کے کام اور مساعی کا مرکز و محور صرف خدا تعالیٰ اور اس کے رضا کے حصول کی کوشش اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر صادق و مصدق کا دل و جان سے اتباع ہونا چاہئے کہ یہی کامیابی کی شاہ کلید ہے۔

عبد القیوم حقائق

وضو فتم رکھنے کے لئے جو تے پہنا بہت  
ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش  
ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔

سروس انڈسٹریز

پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور  
واجبی نرخ پر جو تے بناتی

سروس شوز



قد قدام حسین قد قدام آرا